413

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

روزنامہ

الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ؎ — ششماہی ؎ — سہ ماہی ؎

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴	مورخہ ۴ شوال ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ ½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل سے کھانسی کی شکایت اور ضعف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور کمزوری کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج بارہ بجے کی گاڑی سے آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب تشریف لائے۔

پچھلے دنوں حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کی صاحبزادی امینہ رشید صاحبہ کا نکاح ڈاکٹر عبداللطیف صاحب خلف شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم سے ہوا تھا۔ آج لاہور سے برات آئی۔ بعد نماز عصر رخصتانہ کی تقریب عمل میں لائی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شمولیت فرما کر دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر بعض اور اصحاب بھی مدعو تھے۔ مدعوین کی چائے اور پھلوں سے تواضع کی گئی۔

قادیان میں عید الفطر کی نماز اور دعوتِ طعام

قادیان ۱۷ دسمبر۔ کل عید الفطر کی گئی۔ چونکہ رات کو دہلی اور لاہور سے بذریعہ ٹیلیفون چاند دیکھے جانے کی اطلاعات آنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا کہ صبح عید ہوگی۔ اس لئے تمام محلوں میں اعلان کر دیا گیا۔ کہ صبح دس بجے تک احباب عید گاہ میں نماز عید پڑھنے کے لئے پہنچ جائیں۔ چنانچہ صبح مردوں اور عورتوں اور بچوں کا بہت بڑا اجتماع ہوگیا۔ دس بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تشریف لا کر نماز پڑھائی۔ خواتین کے لئے عید گاہ کے جنوبی حصہ میں پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ بعد نماز حضور نے خطبہ پڑھا۔ پھر دعا فرمائی۔ اور تمام خدام کو باوجود کمزوری طبع مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس تقریب میں اردگرد کے دیہات سے بھی بہت سے اصحاب شامل ہوئے۔ سالہائے ماسبق کی طرح اس موقعہ پر بھی رات کو ایک دعوتِ طعام کا انتظام کیا گیا۔ جس میں تمام مقامی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعو کیا گیا۔ اور یہ ان کی مرضی پر چھوڑا گیا۔ اگر ٹکٹ کی قیمت تین آنے ادا کریں۔ یا نہ کریں دوسری قسم کے ٹکٹ ان لوگوں کے لئے تھے۔ جنہوں نے ٹکٹ کی قیمت ادا کی۔

کھانا مسجد اقصیٰ میں کھلایا گیا۔ اور کھلانے کا انتظام جناب مولوی عبدالمغنی خاں صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کے سپرد تھا۔ جنہوں نے مبلغین اور نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز کے ذریعہ کھانا کھلایا۔ تمام کھانا کھانے والوں کی مجموعی تعداد چھ سو کے قریب تھی۔ بعض غرباء کے گھروں پر بھی کھانا پہنچایا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بوجہ ناسازی طبع شرکت نہ فرما سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو

پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بیچراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کیلئے بہت ہی مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ توانا۔ تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولے۔ گولیاں خرچ ہوتی ہیں یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

پتہ: عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

مکانات برائے فروخت

نور ہسپتال کے نزدیک اور محلہ دارالرحمت میں دو پختہ مکانات برائے فروخت ہیں۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لا کر ملاحظہ کر کے بات چیت کر سکتے ہیں۔

محمد عبداللہ اوورسیر۔ قادیان

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہچیش درد پسلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئیے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتیں جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کیلئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

خدمت اسلام کا ایک طریق

آپ انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ممبر بن جائیں۔ آپ کو ماہوار بیس ٹریکٹ عیسائیت اور ویدک دھرم کے متعلق ملتے رہیں گے۔ خود پڑھیں۔ دوسروں میں تقسیم کریں۔ چندہ سالانہ اڑھائی روپیہ پیشگی ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ٹریکٹ و رسالے برائے فروخت موجود ہیں۔

نبراس المومنین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سو چیدہ چیدہ احادیث کا مفید مجموعہ مع ترجمہ اردو قیمت فی نسخہ ۱ر ایک روپیہ کے بارہ علاوہ محصولڈاک

وہی ہمارا کرشن لطیف ترین ٹریکٹ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے رقم فرمایا ہے۔ اردو فی سینکڑہ ۴ر ہندی فی سینکڑہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) مع محصولڈاک

ٹریکٹ "الوہیت مسیح کی تردید میں بیس انجیلی دلائل" فی سینکڑہ ۴ر مع محصولڈاک

خاکسار:۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام۔ قادیان

شادی ہوگئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی۔ دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی چیز ہے۔

اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ اس کو آج ہی استعمال کر کے دیکھیے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ ایک اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت ہی عجیب الاثر۔ تریاقی۔ مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار۔ اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب۔ انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس۔ مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔ **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں۔ خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah
418

رعایت — بتقریب سالانہ جلسہ — حیرت انگیز

دوست اپنے خطوط ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے یا دستی خریدینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے پر ملے گی!

چونکہ دوست سالانہ جلسہ پر رعایت کے قدرتاً خواہشمند ہوتے ہیں اس لئے اس تقریب سعید پر حسب ذیل ادویہ میں ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء کیلئے نصف کی رعایت دی جاتی ہے

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، ند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند، ض غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو ی سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے ف قیمت ایک روپیہ چار آنے - محصول ڈاک علاوہ -

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے!

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت ہی مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرچکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں، ملیریا بخار ور دکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے بے نظیر چیز ہے، ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے، نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ -

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس، آئی - ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا، اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا ہے، جس کیلئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں، براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل قیمتی اجزاء شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یاقوت، زعفران، وغیرہ، اس کے فوائد سے کیا کہئے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بیچینی، سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب حالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایکماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض کو جسکی عمر ۴۵ سال سے تجاوز کرچکی تھی، اور جسکو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی، استعمال کرائی گئی - دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی اٹھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی، آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے -

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بناکر زندگی تلخ کردیتا ہے اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے، قیمت تین روپے نصف قیمت ایکروپیہ آٹھ آنہ، محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کردیں، جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا، اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کرلیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق النسا کے درد، قولنج کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی، کیلئے تریاق، قصہ کوتاہ - قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے، قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے، نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے - محصول ڈاک علاوہ -

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ، مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردے گا، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ -

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، بکی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے، قیمت دو روپے، نصف قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ -

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا، اس قدر خراب ہوجاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو، تو تمام معدہ متعفن ہوجاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں، گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ -

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کردیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑجائے، پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہوجاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادیں گی قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ - محصول ڈاک علاوہ -

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے، مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ - یہ انسان کو زندہ درگور بنادیتا ہے، خداوند تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے، ہم نے بڑے تجربے کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرادیتی ہے، قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے - محصول ڈاک علاوہ -

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے، اسہال، ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل ایزدی تیر بہدف ہے، سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہوجاتے ہیں، یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے، اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ - محصول ڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑ سے دور ہوجاتے ہیں، قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے، محصول ڈاک علاوہ -

مچھر پروف

جس کی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے، دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے، نصف قیمت دس آنے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ رائیٹر کا پیغام مظہر ہے کہ ملک معظم شاہ جارج ششم عنقریب اپنے دورہ ہند کے متعلق اعلان کر دیں گے کرسمس کے موقعہ پر آپ کوئی تقریر براڈ کاسٹ نہیں کریں گے۔

لندن ۱۶ دسمبر۔ ملک معظم نے ہز ایکسی لینسی وائسرائے کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ ان کے پیغام وفاداری کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مزید لکھا ہے کہ میری طرف سے اور ملکہ الزبتھ کی طرف سے اہل ہند کا شکریہ ادا کریں اور انہیں یقین دلائیں کہ ہم ان کی فلاح و بہبود کے بہت بڑے خواہاں ہیں۔

لندن ۱۶ دسمبر۔ جرمن اخبارات کو حکومت کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ جرمنی کے اخبارات میں سابق شاہ ایڈورڈ کے متعلق جو کچھ شائع کیا گیا ہے۔ وہی کافی ہے۔ آئندہ دس سال تک ڈیوک آف ونڈسر کا ذکر جرمن اخبارات میں گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر نہ کیا جائے۔

کھڑگ پور ۱۶ دسمبر۔ بنگال ناگپور ریلوے کے ملازموں کی ہڑتال زور پکڑتی جا رہی ہے۔ صرف کھڑگ پور میں قریباً تیرہ ہزار ریلوے ملازم ہڑتال پر ہیں اور نئے آدمی بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ دوسرے سٹیشنوں سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڑتالیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت تک قریباً ۲۵ ہزار آدمی ہڑتال میں شامل ہو چکے ہیں۔ ریلوے حکام کی طرف سے ہڑتال کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

نیویارک ۱۶ دسمبر امریکہ کا اخبار شکاگو ٹریبیون لکھتا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر آسٹریا میں چند روز کے قیام کے بعد امریکہ جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ وہ مسز سمپسن سے شادی نہیں کریں گے

نانکن ۱۶ دسمبر۔ حکومت چین کی مرکزی سیاسی کونسل نے حکم دیا ہے کہ وزیر جنگ کی زیر قیادت فوراً باغی لیڈر کے خلاف چڑھائی کی جائے۔ گورنمنٹ پوری مستعدی کے ساتھ بغاوت کو فرو کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ چڑھائی کرنے والی فوج ڈیڑھ لاکھ سپاہیوں پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ ہوائی جہاز اور توپ خانہ بھی ہوگا۔ گورنمنٹ تین دن کے اندر سیانفو پر قابض ہونے کی امید رکھتی ہے سیانفو سے پچاس میل کے فاصلہ پر سرکاری فوجوں اور باغیوں کے درمیان زبردست معرکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

برلن ۱۶ دسمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی اپنی کھوئی ہوئی نو آبادیوں کو حاصل کرنے کے لئے جو مہم شروع کرنے والا ہے۔ جاپان اس میں جرمنی کی امداد کرے گا اٹلی کو بھی جرمنی کی امداد کے لئے آمادہ کیا جا رہا ہے۔

شنگھائی ۱۶ دسمبر۔ سیانفو کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ باغیوں اور سرکاری افواج میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے جس میں ۵ ہزار باغی ہلاک ہو چکے ہیں۔ بہت سے باغی گولی سے اڑا دئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۶ دسمبر۔ ملاپ لکھتا ہے کہ گذشتہ سال کے حادثات کے پیش نظر اس سال حکام گورو گوبند سنگھ کے یوم ولادت کے جلوس پر پابندیاں عاید کر دیں گے۔

لندن ۱۶ دسمبر۔ ہسپانوی باغیوں کے محاذ سے آنے والے ایک غیر جانبدار شخص کا بیان ہے۔ کہ دس ہزار سے لے کر ۱۴ ہزار تک اہل جرمن باغیوں کے ساتھ گورنمنٹ ہسپانیہ کے خلاف لڑ رہے ہیں

فیض پور ۱۶ دسمبر۔ فیض پور کانگرس کے سلسلہ میں بڑے زور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس موقع پر کسانوں کی بھی ایک زبردست کانفرنس ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سوشلسٹوں کی طرف سے اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ کانفرنس کے پروگرام میں تبدیلی کرائی جائے۔ تا کہ کسان کافی تعداد میں اس میں شامل ہو سکیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگرس نے اس مطالبہ کو پورا نہ کیا تو کسان پنڈال پر دھاوا بول دیں گے۔ تا کہ کانگرس کی توجہ اس مطالبہ کی طرف مبذول کرا سکیں۔

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ ڈاکٹر امبیدکار لندن پہنچ گئے ہیں۔ وہ عنقریب وزیر ہند سے ملاقات کر کے ہندوستان کے اچھوتوں کی حالت اور مجالس آئین ساز میں انہیں زیادہ نشستیں دیئے جانے کا مطالبہ ان کے سامنے رکھیں گے۔

لندن ۱۶ دسمبر۔ ایک لیبر ممبر پارلیمنٹ و ممبر انڈیا لیگ لندن سے ہندوستان روانہ ہو گئے ہیں وہ ہندوستان کے حالات کا معائنہ کریں گے۔ اور ہندوستان کے دورہ کے اختتام پر واپس لندن جا کر ہندوستان میں اپنے تاثرات پر مشتمل ایک کتاب لکھیں گے۔

راولپنڈی ۱۶ دسمبر "ملاپ" ۱۸ دسمبر لکھتا ہے کہ راولپنڈی کے سکھ اس امر پر مصر نظر آتے ہیں۔ کہ اگر گورو گوبند سنگھ کے یوم ولادت کے جلوس پر پابندیاں عاید کی گئیں۔ تو وہ انہیں منظور نہیں کریں گے اور پرانے راستے سے ہی جلوس لے جائیں گے

بنارس ۱۶ دسمبر۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ ضلع بنارس کے ۶ دیہات میں طاعون کی وبا پھیل گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۵ دسمبر تک دو ہفتوں کے دوران میں ۵۶ کیس ہوئے۔ جن میں سے ۲۸ مہلک ثابت ہوئے۔

روما ۱۶ دسمبر۔ مسولینی نے اعلان کیا ہے کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ حبشہ کا کچھ علاقہ آزاد ہے۔ غلطی پر ہیں۔ سارے حبشہ پر اٹلی کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور ہم اپنے تسلط کو تلوار کے زور سے قائم رکھیں گے اگر کوئی حبشہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو اس کی آنکھیں پھوڑ دی جائیں گی۔

بوڈاپسٹ ۱۶ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر آسٹریا میں ایک اسٹیٹ خریدنے کے لئے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ یہ اسٹیٹ ۴ ہزار ایکڑ پر مشتمل ہے اور جھیل بلاٹن کے کنارے پر خوبصورت فضا میں بوڈاپسٹ سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسی اسٹیٹ میں ایک محل ہے۔ اور شکار کھیلنے کے لئے بہت اچھی جگہ ہے۔

میسور ۱۶ دسمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست میسور بھی اچھوتوں کے داخلہ مندر کے سلسلہ میں عملی قدم اٹھا رہی ہے۔ لیکن قدامت پرست ہندوؤں کی طرف سے اس کی سخت مخالفت کی جائے گی۔

لندن ۱۶ دسمبر برطانیہ میں ایک زبردست طوفان کے نتیجہ میں ساحل سمندر پر بہت نقصان ہوا۔ کئی جانیں ضائع ہو گئیں ہلاک شدگان میں ایک خاندان کے تین افراد بھی ہیں۔ جو طوفان کے وقت جانیں بچانے کے لئے کشتی میں کود پڑے۔ لیکن طوفان کے تھپیڑوں نے ان کی کوئی پیش نہ جانے دی

جنیوا ۱۶ دسمبر۔ انطاکیہ اور اسکندرونہ کے قضیہ کے متعلق فرانس اور ترکیہ کے نمائندگان میں ایک عارضی مفاہمت ہو گئی ہے کمال اتاترک کی منظوری ابھی باقی ہے فرانس ان اضلاع سے اپنی فوج واپس بلا لے گا۔ اور لیگ کونسل کے اجلاس جنوری تک فرانسی پارلیمنٹ فرانس اور شام کے معاہدہ کی تصدیق نہیں کرے گی۔

شنگھائی ۱۶ دسمبر۔ نانکنگ حکومت کے خلاف فوجی بغاوت ضلع کانسو کے دار الحکومت لانچاؤ تک پھیل گئی ہے۔ اور وہاں باقاعدہ لڑائی شروع ہو گئی ہے سیانفو میں سرکاری افواج کافی تعداد میں پہنچ گئی ہیں۔ سب سے بڑا خطرہ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ ادنیٰ باغی افسر مارشل چیانگ کے شک کو قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔ باغی جرنیل نے مارشل چیانگ کے شک سے درخواست کی ہے کہ وہ جاپان کے خلاف نانکنگ گورنمنٹ اور روس کے درمیان معاہدہ کی تجویز سے اتفاق کرے۔ لیکن موخر الذکر نے اس کی درخواست کو منظور نہیں کیا۔ اس لئے باغی اس کو رہا کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔

امرتسر ۱۶ دسمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے سے ۳ روپے ۵ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۸ روپے ۴ آنے تک۔ کپاس ۵ روپے ۱۴ آنے سوتا دیسی ۵۴ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی اور چاندی ۵۳ روپے ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید میں احمدیہ جماعتوں اور مخلص اصحاب
کے
شاندار اضافے

(۱) خان بہادر محمد علی خان صاحب کوہاٹ سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ میں نے اپنا وعدہ دو تین دن ہوئے ایک عریضہ کے ذریعہ ارسال بحضور کیا ہے۔ اب باقی افراد خاندان کے وعدے فارم میں پُر کر کے حضور کی خدمت میں برائے منظوری و دُعا ارسال ہیں۔ اللہ تعالےٰ میری کوتاہی کو معاف کرے۔ میں نے گذشتہ سال اپنے خاندان کے افراد کو اس طرف متوجہ نہیں کیا۔ اور اس ثواب عظیم کے حصول میں ان کی عدم شمولیت میری غفلت کا نتیجہ ہے حضور میرے لئے اور میرے خاندان کے لئے دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ معاف فرمائے۔

خان بہادر صاحب موصوف کا وعدہ پہلے سال تین سو روپیہ کا دوسرے سال کا تین سو پچاس روپے اور تیسرے سال کا چھ سو بیس روپے کا ہے جو دوسرے سال سے ڈیوڑھے سے زیادہ ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ تفصیل حسب ذیل ہے

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے	۴۰۰
اہلیہ صاحبہ خان بہادر صاحب	۱۰۰
غیور احمد خان صاحب معہ اہلیہ	۵۰
ظہور احمد خان صاحب معہ اہلیہ	۵۰
بنت خان بہادر صاحب موصوف	۲۰

(۲) گذشتہ سال جماعت احمدیہ رحیم یار خان ریاست بہاول پور کے صرف ایک دوست نے دس روپے کا وعدہ کیا تھا۔ اس سال ان کا وعدہ ۳۵ کا ہے۔ اور ان کے علاوہ تین اور دوستوں کا جنہوں نے گذشتہ سالوں میں حصہ نہ لیا تھا وعدہ ۷۰ کا ہے۔ اس طرح اس جماعت کا وعدہ ۱۰ کے مقابل ۱۰۵ کا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۳) جماعت احمدیہ جھنگ گھیانہ نے بذریعہ میاں ناصر علی صاحب دوسرے سال ۳۲ کا وعدہ کیا تھا۔ اب تیسرے سال کے لئے ۴۴ کا ہے جو سہ گناہ سے بھی زیادہ ہے۔

(۴) قاضی خلیل الرحمن صاحب کشن گنج بنگال نے دوسرے سال ۲۵ روپے دیئے تھے۔ اب تیسرے سال ۱۰۵ روپے کا وعدہ کیا ہے۔

(۵) تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا وعدہ دوسرے سال کا ۵۸۳ تھا۔ اب تیسرے سال کا ۷۲۴ ہے۔ قادیان کے بعض محلوں اور کارکنان کو توجہ کرنی چاہیئے۔

(۶) دہلی سے صغرا بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی نے ۴۶ روپے نقد بھیج کر لکھا ہے کہ بہنوں کی مکمل فہرست طیار ہو رہی ہے۔ جو عنقریب ارسال ہوگی۔

(۷) جماعت احمدیہ کیمبل پور نے بذریعہ میاں جان محمد صاحب دوسرے سال کا وعدہ ۲۵۷ روپے کیا تھا۔ اب تیسرے سال کا ۳۶۷ کا ہے۔

(۸) جماعت احمدیہ چکوال نے بذریعہ سید فخر الاسلام صاحب دوسرے سال کا وعدہ ۱۲۶ روپے کا تھا۔ تیسرے سال کے لئے ۲۲۶ کیا ہے جو ڈیوڑھے سے زیادہ ہے

(۹) جناب غلام اللہ خان صاحب زراعتی کالج دہلی لکھتے ہیں۔ میں نے تحریک جدید کے تیسرے سال کے لئے ۵۲/۸ روپے کا وعدہ جو دوسرے سال سے ڈیوڑھا تھا۔ پیش حضور کیا تھا۔ لیکن میرا دل اس پر مطمئن نہ تھا۔ اب دو چند کر کے ۷۰ کا وعدہ پیش حضور ہے۔

(۱۰) ملک فیروز الدین صاحب ممبر یالوی از جھگڑیا علاقہ سورت لکھتے ہیں۔ میں نے دوسرے سال بوجہ کم علمی ۵۰ دیئے تھے۔ اب تیسرے سال کا خطبہ جمعہ پڑھ کر اللہ تعالےٰ سے دُعا مانگتا ہوا ایک سو پچیس کا وعدہ پیش کرتا ہوں۔

(۱۱) بابو غلام حیدر صاحب سب ڈویژنل کلرک سمارو سندھ لکھتے ہیں۔ میں نے دوسرے سال ۷ کا وعدہ کیا تھا۔ اب تیسرے سال کے لئے ۲۹ کا وعدہ کرتا ہوں۔

(۱۲) چوہدری عبد الحکیم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان نے خطبہ سنتے ہی ایک سو روپیہ نقد داخل کیا۔ جو ان کے دوسرے سال کے چندہ کی نسبت ڈیوڑھے سے زیادہ تھا۔ اب اس میں پچیس کا اضافہ کر کے انہوں نے دو گنا سے زیادہ کر دیا ہے۔ یہ رقم ان کی طرف سے اور ان کے والدین اور اہل وعیال کی طرف سے ہے۔

چونکہ تیسرے سال کی مالی قربانی کو اس شان سے مخلصین نے کامیاب کرنا ہے۔ کہ اس کی مثال نہ مل سکے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر مخلص اپنے وعدوں کو گذشتہ سالوں سے بہت بڑھا کر حضور کی خدمت میں پیش کرے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا
احمدی شمولیت کے لئے تیار رہیں

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے اخبار الفضل میں سالانہ جلسہ کا جو پروگرام شائع ہوا ہے۔ اس سے احباب کو علم ہو چکا ہوگا۔ کہ سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ جس میں بزرگانِ سلسلہ اور مبلغین جماعت۔ کی حاضر الوقت مسائل پر نہایت اہم تقاریر کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی دو تقریریں فرمائیں گے۔ اس جلسہ میں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی شامل ہونا نہ صرف ہر احمدی کے ازدیاد معلومات کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ جلسہ سالانہ کے ایام کی برکات اور قادیان کے فیوض کو حاصل کرنے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے آگاہ ہونے کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو ابھی سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنے ساتھ شریف متلاشیانِ حق اصحاب کو بھی لانا چاہیئے۔

دفتر جلسہ سالانہ میں ٹیلیفون لگ گیا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اُن کی سہولت اور ضروری امور کی فوری سرانجام دہی کے لئے دفتر جلسہ سالانہ میں بھی ٹیلیفون لگ گیا ہے۔ جس کا نمبر ۹۳ ہے۔

ورزشی کھیلوں کے دلچسپ مقابلے

قادیان ۱۷ دسمبر۔ کل رندھیر کالج کپور تھلہ کی ٹیم وقت پر گراؤنڈ میں نہ پہونچنے کی وجہ سے (Scratch) ہو گئی تھی۔ ریفری تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم کو فاتح قرار دے چکے تھے۔ اور قواعد کے ماتحت سکول ٹیم دوبارہ میچ کھیلنے کے لئے مجبور نہیں کی جاسکتی تھی۔ مگر ٹورنا منٹ کمیٹی نے متفقہ فیصلہ کیا۔ کہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کیپٹن سکول ٹیم سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ کپور تھلہ ٹیم کو میچ کھیلنے کا موقع دیں یہ درخواست صاحبزادہ صاحب نے نہائت فراخدلی سے منظور کر لی۔ اور آج دو بجے سکول اور کالج ٹیم کے درمیان نہائت دلچسپ مقابلہ ہوا۔ جس میں کپور تھلہ کالج ٹیم ایک گول سے جیت گئی۔ دوسرا مقابلہ احمدیہ سپورٹس کلب A اور منصور کلب کے درمیان ۴ بجے سے ۵ بجے تک ہوا۔ مگر اس عرصہ میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ پھر دس منٹ زائد دیئے گئے اس عرصہ میں منصور کلب نے ایک گول کیا۔ اور زبردست مقابلہ کے بعد جیت گئی کھیلوں

414

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ شوال ۱۳۵۵ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت برطانیہ میں تازہ انقلاب

سابق بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تخت برطانیہ سے دست برداری کا حادثہ اہلِ برطانیہ کے لئے جس قدر ناگوار نوعیت رکھتا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ برطانیہ کی حکومت نے۔ برطانیہ کی پبلک نے اور برطانیہ کے اخبارات نے ہر ممکن کوشش کی کہ یہ وقوع پذیر نہ ہو۔ لیکن وہ نہ رک سکا:

وزیر اعظم نے بار بار بادشاہ سے ملاقاتیں کیں۔ ان کے سامنے حالات کی نزاکت اور معاملہ کی اہمیت پیش کی اور جب یہاں تک نوبت پہونچ گئی۔ کہ سابق بادشاہ نے کہہ دیا۔ "میں مسز سمپسن سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس بات کے لئے تخت سے دست بردار ہونے کو تیار ہوں۔" تو وزیر اعظم نے نہائت ہی شکستہ دلی کیساتھ کہا۔ "عالی جاہ! یہ ارادہ بے حد خطرناک ہے۔ اور میرے لئے اس پر رائے زنی کرنا موجودہ حالات میں ناممکن ہے":

پبلک نے وائٹ ہال اور بکنگھم پیلس کے باہر بادشاہ سے ہمدردی اور وفاداری کے عظیم الشان مظاہرے کئے۔ اور اخبارات نے طول وطویل آرٹیکل لکھے۔ لنڈن کے ۱۰ دسمبر کے ایک تار میں وہاں کے اخبارات کی آراء کا جو لب لباب ایک فقرہ میں پیش کیا گیا وہ یہ تھا۔ کہ "ہم ایسے اچھے بادشاہ کو کھونا نہیں چاہتے"۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" نے لکھا۔ "اگر بادشاہ تخت سے دست بردار ہوگئے تو اس کو ایک آفت خیال کیا جائے گا"۔ "مارننگ پوسٹ" نے لکھا۔ "محبت کو ترک کرکے بادشاہ صرف اپنی ذاتی خوشی کو قربان کرتا ہے۔ اور محبت کو ترک کرنے سے انکار کرکے وہ نہ صرف اپنے لوگوں کی بہبودی کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ بلکہ سلطنت کے استحکام کو بھی"۔ "ڈیلی ایکسپریس" نے لکھا۔ "ہم بادشاہ کو کھونا نہیں چاہتے۔ ہم انہیں تخت چھوڑنے کی اجازت نہیں دے سکتے"۔

غرض ہر ممکن طریق سے کوشش کی گئی کہ تخت سے دستبرداری واقع نہ ہو لیکن آخر وہی ہوا۔ جو قدرت خداوندی کو منظور تھا۔ اور حکومت برطانیہ کے لئے مقدر تھا۔

اس کے بعد اگرچہ ہر حلقہ سے اس بارے میں اپنے اپنے رنگ میں اظہار خیالات کیا گیا ہے۔ اور عام طور پر سابق بادشاہ کو اس لئے خراج تحسین ادا کیا گیا ہے۔ کہ اس نے محبت کی خاطر حکومت کو ٹھکرا دیا لیکن جہاں تک حالات سے ظاہر ہے خوبی اس رنگ میں دکھائی نہیں دیتی۔ جس رنگ میں ظاہر کی جاتی ہے۔ بادشاہ کے لئے حکومت سے مراد ملک اور اپنی رعایا کی خدمت ہے۔ مگر جو شخص اپنے کسی ذاتی آرام اور ذاتی خوشی کے لئے خواہ وہ اس کے نزدیک کتنی ہی اہمیت رکھتی ہو۔ قوم اور ملک کی خدمات سے دست بردار ہو جاتا ہے اس سے ہمدردی تو کی جاسکتی ہے۔ اور اس کے متعلق اظہار افسوس بھی کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے کوئی قربانی کی۔ یا کسی رنگ میں ایثار کیا۔ قربان ہمیشہ بڑی چیز کے لئے چھوٹی چیز کی جاتی ہے اور یہ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ایک بادشاہ کے لئے رعایا کی بہتری اور بہبودی کے لئے سرگرم عمل رہنے کی نسبت اس کی ذاتی خوشی اور مسرت بڑا درجہ رکھتی ہے۔ دنیا میں ہمیشہ انہی لوگوں کو بڑا درجہ دیا گیا ہے جنہوں نے قوم اور ملک کے لئے اپنی ذاتی چیزوں کی بڑے مقاصد کی خاطر قربانی پیش کی۔ پس سابق بادشاہ کے متعلق یہ تو کہا جاسکتا ہے۔ کہ وہ اپنی افتاد طبیعت کی وجہ سے بالکل مجبور ہوگئے۔ اور اس وجہ سے وہ قابلِ ہمدردی ہیں۔ مگر اس بات کا سمجھ میں آنا بہت مشکل ہے۔ کہ ان کے اس اقدام کو قربانی اور ایثار کا نام کس طرح دیا جاسکتا ہے۔ یہ تو حکومت برطانیہ اور اہلِ برطانیہ کے لئے ایک ایسا حادثہ ہے۔ کہ اس پر وہ جس قدر بھی غم و فکر کریں کم ہے:

حال میں آرچ بشپ آف کنٹربری نے اپنی ایک براڈکاسٹ تقریر میں بعض نہائت معقول باتیں بیان کی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ "ایڈورڈ ہشتم کو خدا کی طرف سے ایک اعلےٰ اور مقدس امانت ملی تھی۔ مگر انہوں نے یہ امانت دوسروں کے حوالے کر دینے کے لئے اپنی مخصوص صاف بیانی سے کام لیا۔ وہ ہر اقدام ذاتی خوشی کے حصول کے لئے کر رہے تھے یہ امر افسوسناک اور حیرت انگیز ہے۔ کہ انہوں نے اس قسم کے مقصد کے پیش نظر اتنی بڑی امانت کو چھوڑ دیا":

پھر کہا:۔ "ایڈورڈ کی جوانی میں ان سے ہماری جو جو امیدیں وابستہ تھیں۔ ان کو ہم کیسے بھلا سکتے ہیں۔ انہوں نے غریبوں کی نگہبانی کی۔ بیروزگاروں کا دھیان رکھا انگلستان اور نو آبادیات میں لوگوں کی خدمت کی۔ کیا ہم ان باتوں کو بھلا سکتے ہیں۔ انہی باتوں کو یاد کرکے ہمارے دل سے آہ نکلتی ہے۔ کس قدر افسوس ہے آہ کس قدر افسوس ہے"۔

یہ ہیں وہ احساسات اور جذبات جو ایڈورڈ ہشتم کے متعلق برطانیہ کے اہل الرائے لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور جو اپنے اندر یہ حقیقت بھی رکھتے ہیں۔ کہ برطانیہ کی اب وہ حالت نہیں رہی۔ جو اس وقت تھی جبکہ تخت برطانیہ پر بیٹھنے والا ہر بادشاہ اپنی زندگی ملک اور رعایا کی خدمت میں بسر کرنا باعث فخر سمجھتا تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں ذاتی آرام و آسائش کی کوئی پروا نہ کرتا تھا:

اس موقعہ پر یہ کہنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس حادثہ کے وقت اہلِ برطانیہ کے ڈسپلن اور نظام نے اپنی پختگی اور مضبوطی کی جو مثال پیش کی ہے۔ وہ نہائت ہی قابلِ تعریف ہے۔ ملک میں اتنا بڑا انقلاب رونما ہوتا ہے۔ ایک بادشاہ کی جگہ دوسرا بادشاہ بنایا جاتا ہے لیکن کیا مجال کہ کوئی معمولی سے معمولی ناخوشگوار واقعہ بھی پیش آیا ہو۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ حکومتوں کے اس قسم کے تغیرات کے ساتھ جن المناک واقعات کا تعلق ہے۔ وہ تاریخ کے صفحات میں سیاہی کی بجائے انسانی خون سے لکھے ہوئے موجود ہیں۔ لیکن برطانیہ میں آٹھ دس دن تک جو کشمکش جاری رہی اور جو سابق بادشاہ کی دستبرداری اور نئے بادشاہ کی تخت نشینی پر منتج ہوئی۔ اس کے دوران میں کسی معمولی کاروبار میں بھی تو رخنہ نہیں پڑا۔ تمام نظام حکومت اور تمام نظام رعایا اس طرح چلتا رہا۔ جس طرح مشین کے پرزے چلتے ہیں:

دعا ہے کہ خدا تعالےٰ نئے بادشاہ کو حکومت اور رعایا دونوں کیلئے مبارک کرے:

احرار کی وطن پرستی اور حریت پر لعنت

پچھلے دنوں ہندو پریس کی طرف سے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کی بے جا حمایت کا ہم نے تذکرہ کیا۔ تو اخبار "پرتاپ" اور "ہندو" نے اسکی یہ وجہ بیان کی۔ کہ چونکہ احرار میں ہندو وطن کی آزادی کی خواہش پاتے۔ اور انہیں ہندوستان کی تحریک آزادی کے حامی دیکھتے ہیں اس لئے ان کی حمائت کرتے ہیں۔ لیکن احرار کی وطن پرستی اور ملک کی آزادی خواہش کی حقیقت ایک دوسرے ہندو اخبار "ملاپ" (۱۰ دسمبر) نے جو بیان کی ہے وہ یہ ہے۔ "امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے احراری لیڈر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ "ڈاکٹر کچلو بہت دلیر ہیں۔ بہت ہمت والے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ ان کی ہمت اور دلیری صرف انگریز کے خلاف ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں کے سامنے وہ جلتے ہی ہیجڑے" بن جاتے ہیں۔ ان سے کچھ کرتے دھرتے نہیں بنتا"۔ مولانا صاحب کا مطلب یہ ہے کہ اسمبلی میں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے

[illegible]

جو موقعہ بے موقعہ ہندوؤں اور سکھوں کا تو سر پھوڑتے پھریں۔ لیکن انگریز کے سامنے جائیں تو سر جھکا کر کہہ دیں۔ "تم نے شہید گنج کو ٹوٹنے جانے دیا تو اچھا کیا" اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ کہنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کے متعلق ضروری مسائل

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے قلم سے

۲۴ - نمازیں اوّل وقت ادا کی جائیں

وقت کے لحاظ سے پانچوں نمازوں میں سے چار نمازوں فجر - ظہر - عصر اور مغرب کا اوّل وقت پڑھنا نہایت ثواب کا موجب اور مستحب ہے - اوّل وقت سے مُراد یہ ہے - کہ اذان یعنی نماز کا وقت ہوتے ہی جتنے وقت میں پہلی سنتیں اطمینان سے پڑھی جا سکتی ہوں - مثلاً ظہر - عصر اور فجر میں اذان سے پندرہ منٹ کے بعد - اور مغرب میں تین چار منٹ کے بعد فرائض کو ادا کر لیا جائے :

اوّل وقت نماز پڑھنے کا نہایت تاکید سے احادیث میں ذکر ہے - اور جو ثواب اوّل وقت کا رسُول مقبُول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اسے پڑھ کر یہی معلوُم ہوتا ہے - کہ اصل وقت نماز کا اول وقت ہی ہے لیکن عشاء اس امر میں مستثنیٰ ہے - یعنی اگر کوئی شخص عشاء کو بجائے اوّل وقت کے آخری وقت پڑھے - یا درمیانی وقت میں پڑھے - تو ثواب میں کوئی کمی نہیں - بلکہ ذرا دیر کر کے پڑھنا زیادہ ثواب رکھتا ہے - مگر اس کا یہ مطلب نہیں - کہ مساجد میں بھی امام مقتدیوں کو انتظار کرائے بلکہ حدیث میں عشاء کے متعلق لکھا ہے - اذا رآھم اجتمعوا صلّی واذا راھم تاخروا اخّر - یعنی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے - کہ لوگ پہلے جمع ہو گئے ہیں - تو نماز عشاء پہلے پڑھا دیتے - اور اگر لوگ دیر سے جمع ہوتے - تو آپ بھی یہ نماز دیر سے پڑھاتے - غرض عشاء کا دیر کر کے پڑھنا مضائقہ نہیں رکھتا - یعنی اس نماز میں اول وقت افضل نہیں - ہاں باقی چاروں نمازوں میں اول وقت ہی قریباً اصل وقت ہے - مگر آج کل کا زمانہ کاروباری زمانہ ہے - آج کل یہی بہتر ہے - کہ نماز عشاء بھی اول وقت پڑھا دی جائے کیونکہ جب کسی نماز کا وقت شروع ہو نماز پڑھی جا سکتی ہے - منع نہیں - ہاں ثواب عشاء کی تاخیر میں ہے - مگر آج کل بچوں نے سردیوں میں عشاء کے بعد سٹڈی کرنی ہوتی ہے - اور گرمیوں میں راتیں چھوٹی ہوتی ہیں - اور دوسرے آدمی بھی کاروبار سے تھکے ہوتے ہیں اس لئے کہیں دیر کرنے سے لوگ نماز سے ہی نہ اکتا جائیں - اس لئے کمزوروں کی رعایت رکھنی چاہیئے - اور عشاء بھی اوّل وقت پڑھا دینی چاہیئے - گو افضل دیر کر کے پڑھنا ہی ہے :

۲۵ - نمازِ عصر کے وقت کا اندازہ کرنے کا طریق

جس طرح اُوپر ہم یہ معلوم کر چکے ہیں - کہ پانچوں نمازوں میں سے چار اوّل وقت افضل ہیں - اور عشاء دیر کر کے افضل ہے - پس اول وقت کے لحاظ سے چار نمازیں ایک طرف ہیں - اور ایک ایک طرف ہے - اسی طرح پانچ نمازوں میں سے ایک اور امر میں بھی چار نمازیں الگ ہیں - اور پانچویں الگ ہے - اور وُہ ایک نماز عصر کی نماز ہے - کہ اس کا وقت قانونِ قدرت میں بادی النظر میں نظر آنے والا نہیں - بلکہ اندازہ کرنا پڑتا ہے - مگر باقی نمازوں کا وقت ایسا مقرر ہے کہ ایک شخص نظر دوڑا کر پتہ لگا سکتا ہے :

مثلاً فجر کا وقت مشرق میں پو پھٹنے ظہر کا سُورج ڈھلنے - مغرب کا سُورج ڈوبنے - اور عشاء کا مغرب میں شفق کے ڈوبنے پر شروع ہو جاتا ہے - اور ان چاروں نمازوں کے وقتوں کو انسان نظر سے معلوم کر سکتا ہے - مگر عصر کا وقت اس قسم کا ہے - کہ اندازہ کرنا پڑتا ہے - مثلاً احادیث میں لکھا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی نماز پڑھاتے - اور ہم میں سے ایک شخص دو تین میل جاتا - اور ابھی سورج میں حرارت اور سفیدی ہوتی - ابھی اس میں سُرخی نہ آئی ہوتی - یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عصر پڑھاتے - پھر ہم اونٹنی ذبح کرتے - اور اس کے دس حصے کرتے - پھر ہر حصہ دار اپنا حصہ پکاتا - اور ہم گوشت کھاتے - مگر ابھی سُورج میں تیزی ہوتی -

غرض عصر کا وقت ایسا نہیں - کہ نظر دوڑا کر فوراً معلوم کر لیا جائے بلکہ محض اندازہ پر اس کی بنیاد ہے - اسی لئے قرآن مجید نے حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ کہکر خصوصیت سے عصر کی نماز کی محافظت کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ مغرب میں غلطی نہیں لگ سکتی کیونکہ جب سُورج ڈوب گیا - فوراً ایک مسلمان کو معلوم ہو گیا - کہ نماز مغرب کا وقت آگیا - یا شفق ڈوب گئی - تو فوراً پتہ لگ گیا - کہ عشاء پڑھ لینی چاہیئے - سُورج ڈھل گیا - تو معاً ظہر کا وقت معلوُم ہو گیا - صبح صادق نمودار ہوئی - تو فجر کا پتہ لگ گیا - مگر عصر کے لئے ایسی کوئی علامت نہیں - اس لئے ایسی نماز جس کے لئے بین طور پر قانونِ قدرت میں کوئی وقت نہ ہو - آگے پیچھے ہو جانے کا ڈر رہتا ہے - اس لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں خصُوصیت سے عصر کی نماز کی محافظت پر زور دیا ہے :

میں ذیل میں ایک موٹا اندازہ لکھتا ہُوں - اور وہ یہ ہے - کہ سورج ڈھلنے سے سُورج کے ڈوبنے تک جتنا وقت ہو - اس کے عین نصف سے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے خواہ سردیاں ہوں - خواہ گرمیاں - مثلاً اگر ساڑھے بارہ بجے سُورج ڈھلے - اور ساڑھے چھ بجے سُورج ڈوبے - تو اس دن چونکہ سورج ڈھلنے سے سُورج ڈوبنے تک چھ گھنٹے ہوتے ہیں - اس لئے ان کا نصف یعنی تین گھنٹے جب ساڑھے بارہ پر گزر جائیں - تو نماز عصر کا وقت شرُوع ہو جائے گا - یعنی اس روز عصر کا وقت ساڑھے تین بجے شروع ہوگا یہ ہے موٹا اندازہ اور علمی طور پر اندازہ یہ ہے - کہ ہم اہل پنجاب چونکہ خطِ سرطان سے شمال میں رہتے ہیں - اس لئے زوال شمس کے وقت جو کسی چیز کا جو سایہ ہوتا ہے اسے نکال کر اور منہاء کر کے جب اس چیز کا سایہ اس چیز سے دُگنا ہو جاتا ہے - تب عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے - مثلاً زوالِ شمس کے وقت ایک فٹ کے بانس کا سایہ اگر پانچ انچ ہو - تو عصر اس وقت شروع ہو گی - جب اس بانس کا سایہ دو فٹ پانچ انچ ہو جائے - یعنی زوال کا سایہ نکال کر کسی چیز کا سایہ اس چیز سے دُگنا ہو جائے - مگر یہ قاعدہ صرف انہی ممالک کے لئے ہے - جو خط سرطان سے شمال یا خط جدی سے جنوب میں رہتے ہیں :

قابلِ توجہ موصیان حصّہ جائداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ماہ اکتوبر کی مجلس مشاورت میں ارشاد فرمایا تھا - کہ موصیان حصہ آمد تین سال کے لئے حصّۂ موعودہ میں اضافہ کریں - اور حصہ جائداد زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کریں - اس ارشاد کے ماتحت اول الذکر حصہ یعنی حصہ آمد کے اضافہ کے متعلق تو احباب نے خاص طور پر توجہ فرمائی ہے - کثرت سے خطوط آ رہے ہیں - مگر ابھی حصّۂ جائداد زندگی میں ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں کی - موٴخر الذکر ارشاد پر سب سے پہلے جناب بابو عبد العزیز صاحب پنشنر گورنمنٹ محلہ دار الفضل نے عمل کیا ہے - چنانچہ اپنی وصیت کا موجودہ جائداد اور اپنی اہلیہ کا جزوی حصہ جائداد مبلغ ۶۰۰ - روپیہ داخل خزانہ کر دیا ہے - احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں -

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

تجلیات نور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ نور کا سرچشمہ ہے جس سے ہر قسم کے انوار نکلتے ہیں۔ اور تمام عالم میں پھیل جاتے ہیں۔ انسان کی فی نفسہٖ کوئی حیثیت نہیں لیکن جب وہ اپنا تعلق خالق حقیقی سے قائم کر لیتا ہے۔ تو وہ بھی اُسی نور کا حامل۔ اور مظہر بن جاتا ہے۔ جس کے جلوے اُس سراسر حسن واحسان ہستی میں نمایاں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا نور محدود نہیں۔ انسانی عقل اس کی حدود بست کرنے سے قاصر ہے۔ ناممکن ہے کہ انسانی قیاس نور کا تعاقب کر سکے۔ کیونکہ اس کی وسعت بے پایاں ہے۔ اس کا کام ہی یہ ہے۔ کہ پھیلے۔ اور وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے۔ اگر کوئی انسان اللہ تعالےٰ کے نور کے راستے میں حائل ہونا چاہے تو اللہ تعالےٰ اسے مٹا دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی غیرت کا سب سے بڑا اظہار اپنے نور کے لئے ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کا نور غیر محدود ترقی کی منازل طے کرے۔ اور اس کا نور اس امر کا متقاضی ہے کہ اس کے راستے سے تمام روکوں کو دُور کر دیا جائے۔

اللہ تعالےٰ کی سنت قدیمہ

اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آتی ہے۔ کہ وہ اپنے نور کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے اپنے مظہر چنتا ہے۔ جب کبھی دُنیا نور کو چھوڑ کر تاریکی اختیار کر لیتی ہے غفلت کے لحاف اوڑھ کر اور آنکھیں بند کر کے سو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے ایک برگزیدہ بندہ کو کھڑا کر دیتا ہے۔ اس کے دِل پر اپنا نور نازل کر کے اُس کے سینہ کو منور کر دیتا ہے۔ اُسی نور کا پرتو اس کی پیشانی پر پڑتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں نور اللہ سے روشن ہو جاتی ہیں پھر یہ نور اس کے جسم کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر کے اس کو ایک شمع بنا دیتا ہے جس کی روشنی کی تیز شعاعیں ہر سمت میں پھیل جاتی ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ اس کے دل کو صیقل کر دیتا ہے۔ تو اسے کہتا ہے

اے میرے محبوب! جا اور دُنیا کے سونے والوں کو بیدار کر۔ اور انہیں وہ نور دکھا۔ جو میں نے تیرے دل پر نازل کیا ہے۔ تب وہ اللہ تعالےٰ کا پیارا بندہ اٹھتا ہے۔ اور خواب غفلت میں خراٹے لینے والوں کے مونہہ پر سے لحاف اُتار کر انہیں نہایت محبت بھری آواز سے کہتا ہے۔ اے اپنے آقا کو بھول جانے والو! اٹھو اب صبح ہو گئی۔ تم بہت سو چکے۔ اب اس سے زیادہ سونا نیند نہیں۔ بلکہ موت اور ابدی ہلاکت ہے۔ دیکھو تم پر خدا نے کتنا فضل کیا۔ کہ تمہاری ذلت ونکبت کو دُور کرنے کے لئے نئے سامان پیدا کئے۔ اور تمہارے ظلمت خانوں کو روشن کرنے کے لئے نور کے دریا بہا دیئے۔ اٹھو اور اللہ تعالےٰ کی نعمت کو قبول کر کے اس کے سایہ عاطفت میں آ جاؤ۔

لبیک کہنے والے

پھر وہ لوگ جو پروانہ صفت ہوتے ہیں۔ نور کی پہلی شعاع دیکھتے ہی دوڑ پڑتے ہیں۔ اُن کی سستیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنے جسم میں ایک نئی طاقت اور رُوح میں ایک نئی شگفتگی محسوس کرتے ہیں۔ وہ لبیک لبیک کہہ کر بھاگے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے ہاتھ سے روشن کی ہوئی شمع پر نثار ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے دل کے آئینہ میں اپنے آقا کا منعکس نور دیکھ لیتے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو جاتا ہے۔

پیچھے رہنے والے

اُن سونے والوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو اس برگزیدہ کی آواز سُنکر کروٹ بدل لیتے ہیں۔ وہ مجسمۂ محبت دوبارہ اُن کو پہلے سے زیادہ محبت بھری آواز سے بُلاتا ہے اور اپنا پیغام دلکش پیرایہ میں سناتا ہے۔ لیکن بجائے بیدار ہونے کے وہ لوگ زیادہ مضبوطی سے لحاف کو اپنے گرد لپیٹ لیتے ہیں۔ مگر وہ برگزیدہ ہمت نہ ہارتے ہوئے اُن کے مُنہ سے لحاف آہستہ آہستہ سرکاتا ہے۔ اور نہایت ہمدردی کے لہجہ میں ان کو بیدار ہونے کی تلقین کرتا ہے۔ کچھ ان میں سے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ بار بار کی نصیحت سے جاگ اٹھتے ہیں۔ اور لحاف اُتار کر پھینک دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے نور کو پہچان کر افسوس کرتے ہیں۔ کہ ہم پہلے کیوں نہ جاگ اُٹھے۔ وہ اس شمع پر نثار ہونے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ حسرت اُن کے دلوں میں ہمیشہ رہتی ہے۔ کہ ہم اپنے بھائیوں سے کیوں پیچھے رہ گئے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے انعاموں سے نوازتا ہے۔ ان کی حسرت کو ان کے لئے مفید بنا دیتا ہے۔ اور اُن کو اسی گروہ میں شامل کر دیتا ہے۔ جو ان سے قبل اُس کے افضال کے وارث ہو چکے تھے۔

شقی ازلی لوگ

ان دو قسم کے لوگوں کے علاوہ ایک ایسا شقی ازلی طبقہ بھی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے اس پیارے کی آواز کو سُنکر غصہ سے کانپنے لگ جاتا ہے کہ یہ ہمارے آرام میں خلل ڈالنے والا کون آ گیا۔ ان کو اپنی طاقت پر بڑا ناز ہوتا ہے۔ وہ اس بات کا تہیہ کر لیتے ہیں۔ کہ جو نور اللہ تعالےٰ نے نازل کیا ہے۔ اُسے بجھا کر دم لیں گے۔ وہ اپنے پورے ساز وسامان کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور کیل کانٹے سے لیس ہو کر جماعت مومنین کے مقابل پر صف آرا ہو جاتے ہیں۔ جس نے پکارنے والے کی آواز پر لبیک کا نعرہ بلند کیا تھا۔ یہ تاریکی سے محبت رکھنے والے طرح طرح کے فتنے جگاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی جماعت کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ ایک قادر قیوم ہستی کی گود میں ہوتی ہے وہ ظلمت زادے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ناکام رہتے ہیں۔ وہ نور ترقی کرتا۔ اور زیادہ روشن ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور ان کی بینائی رخصت ہو جاتی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ اور عذاب الیم کی آگ اُن کو اس طرح جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ جس طرح ایک بال آتش سوزاں میں جل جاتا ہے۔

قانون الٰہی

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالےٰ کا قانون اسی طرح سے جاری ہے۔ کہ وہ ضرورت کے وقت اپنا نور نازل کرتا ہے۔ یہ اُس کا عام فیضان ہے اور اس میں سب برابر کے حصہ دار ہیں۔ ہر ایک قوم۔ اور ہر ایک امت سے اللہ تعالےٰ نے یہی سلوک کیا۔ کہ نور کے دلدادوں کی نور سے پرورش کی۔ دُنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں۔ جہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے انبیاء مبعوث نہیں کئے۔ اور اُن کے ذریعہ ہدایت اور نور کی اشاعت نہیں کی۔ اللہ تعالےٰ نے جب بھی کوئی نبی بھیجا۔ اس کے ساتھ اپنا نور نازل کیا۔ اور اپنی مخلوق کو اس سے حصہ لینے کے لئے بُلایا۔ سعید روحوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس خوانِ یغما سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اور اس ابدی جنت کو پا لیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کے لئے مقدر ہے۔

سرورِ دو عالم صلعم کی بعثت

مرورِ زمانہ سے نور الٰہی کی یاد بعد میں آنے والی نسلوں کے دل سے محو ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مالکِ حقیقی کے حسن وجمال کو بالکل بھول گئے اور اُن کے آئینے زنگ آلود ہو گئے۔ اور نور الٰہی کا نظارہ کرنے کی استعداد اُن سے جاتی رہی۔ تب اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول پے در پے بھیجے۔ ہر ایک رسول کی بعثت سے ظلمت کے بادل چھٹ گئے اور خدا تعالےٰ کا نور چمکا۔ رات دُور ہوئی۔ اور دن چڑھ آیا۔ پھر اس رسول کی وفات کے بعد لوگ رفتہ رفتہ غافل ہو گئے۔ اور رات کے سائے تلے حکومت کرنے لگے۔ دن اور رات کا یہ تواتر بہت مدت تک جاری رہا۔ رات کے بعد دن آیا۔ اور دن کے بعد رات۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں تک کہ ایک زمانہ ایسا آیا۔ کہ تمام دنیا پر تاریکی چھا گئی۔ ہر ایک قوم نور الٰہی سے محروم ہوگئی۔ دل غبی ہوگئے۔ عقلیں موٹی ہوگئیں۔ تاریکی اس قدر مسلط ہوگئی کہ ہر ایک راہرو نے قدم قدم پر ٹھوکریں کھائیں۔ ہاتھ پاؤں زخمی ہوگئے۔ یہاں تک کہ ان میں چلنے کی تاب اور اٹھنے کی طاقت نہ رہی۔ وُہ درد سے کراہنے لگے۔ اور تمام فضا ان کی چیخ و پکار سے لبریز ہوگئی۔ جس سے ملاءِ اعلےٰ میں ایک تموج کی کیفیت پیدا ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا۔ کہ اپنے نور کی سب سے بڑی تجلی ظاہر کرے اور سب سے بڑی رات کو دور کرنے کے لئے سب سے زیادہ روشن سورج نکالے چنانچہ اس کے ارادہ کے مطابق افقِ ہدایت سے ایک چمکتا ہوا سورج طلوع ہوا۔ جس کی کرنیں دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئیں۔ اس سورج کی تعریف اللہ تعالےٰ نے اپنے عرش پر سے کی۔ اور اس کا نام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اس کے داہنے ہاتھ میں آتشیں شریعت دی جس نور کے دریا بہہ نکلے۔ اور توحید کے پیاسوں نے جام بھر بھر کے اس سے اپنی پیاس بجھائی۔ وُہ خدا تعالےٰ کے دامن سے وابستہ ہوگئے اور اپنا سب کچھ اسی کو سونپ دیا۔ وہ خدا کے برگزیدہ رسول کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں ہر ایک قربانی پیش کرنے کے لئے کمرِ ہمت باندھ لی۔ اللہ تعالےٰ کو ان کی یہ ادا ایسی پسند آئی۔ کہ اس نے انہیں روحانیت کے آسمان پر ستاروں کی طرح چمکایا۔ اسی آسمان پر جس پر ان کا محبوب آفتاب کی طرح چمک رہا تھا۔ تمام سعید روحیں اس نظارہ کو دیکھ کر جذبۂ تشکر و امتنان سے بھر گئیں۔ اور انہوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اور آپ کے بھیجنے والے کی حمد کے ترانے گائے۔ فرشتے خوش ہوئے اور تبسم کی ایک موج اچھلتی ہوئی فضائے آسمانی میں پھیل گئی۔

شجرۂ طیبہ

پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں کیا۔ کہ قلوب کی سرزمین میں قربانیوں کی کھاد ڈالی۔ دلائل اور براہین اور نشاناتِ الٰہیہ کا ہل چلایا۔ اور اس کو اعمالِ صالحہ کے پانی سے سیراب کیا۔ پھر اس زمین سے ایمان کا درخت پیدا ہوا۔ جس کی جڑ تقوےٰ تھی۔ اس درخت سے صداقت کی شاخیں نکل کر آسمان میں پھیل گئیں۔ اور ان شاخوں میں معرفت کے پھول لگے۔ جن سے محبت کی خوشبو آتی تھی۔ ان خوشنما پھولوں سے عشق کے پھل پیدا ہوئے۔ جنہوں نے نور الٰہی میں پرورش پائی۔ اللہ تعالےٰ نے اس درخت کا نام شجرۂ طیبہ رکھا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ اس کی ٹہنیاں ہمیشہ سرسبز رہیں گی۔ اور ان پر ہر زمانے میں نئے نئے میوے لگیں گے اور جس باغ میں یہ درخت ہوگا۔ وہ ہمیشہ شاداب رہے گا۔ اور باقی تمام باغ خشک کر دیئے جائیں گے۔

شجرۂ خبیثہ

تاریکی کے فرزندوں کو اللہ تعالےٰ کے نور کی یہ ترقی ایک آنکھ نہ بھائی۔ انہوں نے بھی ایک اندھیرے گڑھے میں جس میں ریت کے سوا کچھ نہ تھا۔ خاردار جھاڑیاں لگائیں۔ جن کی جڑیں دیمک خوردہ تھیں۔ ان کی شاخیں پتھر سے زیادہ سخت اور کوئلے سے زیادہ سیاہ تھیں۔ اور پتے اوراقِ خزاں دیدہ کی طرح خشک۔ ان جھاڑیوں میں پھل کا تو ذکر ہی کیا۔ پھول کی مرجھائی ہوئی ایک پتی بھی نہیں تھی۔ پھر ہوا کے جھونکوں سے جھاڑیاں گر پڑتی تھیں۔ اور ان کی جڑیں ننگی ہو جاتی تھیں۔ اس خارزار کے مالک جلدی جلدی ان کو کھڑا کر دیتے تھے۔ جن سے ان کے ہاتھوں میں کانٹے چبھتے تھے۔ پھر ہوا چلتی تھی اور ان کو گرا دیتی تھی۔ غرضکہ کسی حالت ان کو قرار نہیں تھا۔

شمع نبوت کے عاشق

یہ وُہ زمانہ تھا جبکہ آفتاب سمت الراس پر آیا ہوا تھا۔ اور اس کی روشنی پوری شان سے جلوہ گر تھی۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا۔ زمین کی گردش سے سورج افق کے قریب ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ وُہ نظروں سے بالکل اوجھل ہوگیا۔ لیکن اس کو دیکھنے کے ذرائع مفقود نہ ہوئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ ایک نور لائے۔ جو قرآن کریم میں موجود تھا۔ طالبوں کے لئے دیدار کی راہیں اب بھی کھلی تھیں۔ صرف شرط یہ تھی۔ کہ وہ آسمانی ہدایت نامے کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔ اور اس کی روشنی کے پیچھے پیچھے چلیں۔ چنانچہ ہر ایک صدی کے سر پر شمع نبوت کے ایسے عاشق پیدا ہوتے رہے۔ جنہوں نے صدق کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا کا ازلی ابدی نور بچشم خود مشاہدہ کر لیا۔ اور اپنے رفقاء کی آنکھوں میں معرفت کا سرمہ ڈال کر ان کو اسی جلوے کی زیارت کرائی۔ اور ان کے دامنِ یقین کو دولتِ ایمان سے بھر دیا۔ آفتابِ نبوت گو دنیا کی نظر سے پوشیدہ تھا لیکن ان راستبازوں کو برابر دکھائی دے رہا تھا۔ اور اس کی ضیا باریاں ان کے قلوب کو نورانی بناتی رہیں۔

تیرہویں صدی کی حالت

ابھی بارہ صدیاں ہی گزرنے پائی تھیں کہ لوگ شجرہ طیبہ کے سایہ سے ایک ایک کرکے الگ ہونے شروع ہوئے انہوں نے نور کی طرف پیٹھ پھیر دی۔ اور وادیٔ ظلمت کا رخ کر لیا۔ تیرھویں صدی کے راستباز نے ان کو تنبیہ کی۔ اور ان کی روگردانی کے خوفناک نتائج سے ان کو آگاہ کیا۔ ان میں سے بعض نے اس کے ارشاد کو آنکھوں پر رکھا۔ اور پھر اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کو جذب کرنے کی سچی سعی کی۔ لیکن ان میں سے بعض بدبخت ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے ایک کان سے موعظہ حسنہ کو سنا اور دوسرے سے نکال دیا۔ اور بعض نے تو اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ اور اندھا دھند اس طرح تاریکی کی طرف دوڑے جس طرح کمان سے تیر چھوٹتا ہے۔ انہوں نے معصیت کے ہولناک سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ اور اپنے لباس کو گناہ کے کیچڑ سے آلودہ کر لیا۔ قرآن کریم میں ہدایت موجود تھی۔ لیکن ان لوگوں نے اس کی بے قدری کی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے ان کے چراغ کو بجھا دیا۔ اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ انہوں نے اپنے دل مقفل کر لئے تھے۔ اور تمام کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کرکے ان پر پردے ڈال دیئے تھے۔ یہ وُہ ظلم تھا۔ جو انہوں نے خود اپنی جانوں پر کیا۔ آسمان کا سورج ان کی نظر سے چھپ گیا۔ ستارے غائب ہوگئے۔ اور تاریکی کا مہیب دیو اپنا سیاہ جھنڈا لہرانے لگا۔ روحیں تڑپنے لگیں دل دہلنے لگے۔ پانی کے چشمے خشک ہوگئے۔ اور روحانیت مردہ ہوگئی۔ فضائے عالم میں اس قدر اندھیرا چھا گیا۔ کہ اس سے پہلے کبھی اتنی تاریکی دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی۔ کہ ان لوگوں نے سب سے بڑی نعمتِ نور کا کفران کیا تھا۔ اور تیز روشنی سے یکدفعہ نکل کر اندھیرے میں قدم رکھا تھا۔

از سر نو کرشمۂ قدرت

اس حالت کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے ارادہ کیا۔ کہ اپنی قدرت کا کرشمہ از سر نو دکھائے۔ اور اسی نور کو جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں چمکا تھا۔ دوبارہ ظاہر کرے۔ یہ مقصد تھا جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک پاک سرشت انسان کا انتخاب کیا۔ جو اللہ تعالےٰ کے بعد اپنے آقا کے عشق میں اس قدر مخمور تھا۔ کہ اس نے حقیقی معنوں میں فنافی الرسول کا مرتبہ حاصل کر لیا۔ وُہ ہر وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہتا۔ اسی میں اس کی زندگی تھی اور یہی اس کی روح کی غذا تھی۔ اللہ تعالےٰ اس کے جوشِ عشق سے خوش ہوگیا۔ ادہر اس نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ یہ نور کی مشکیں ہیں انہیں لے جاؤ۔ اور جس گھر میں میرا یہ بندہ رہتا ہے۔ اس میں ان کو بہا دو۔ اور ادھر اس نے اس کے آئینۂ دل کی صاف سطح آفتاب محمدی کی طرف پھیر دی۔ پھر وُہ آفتاب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اس آئینہ میں چمکا۔ اور اس میں وہی نور نظر آنے لگا۔ جس کی تجلیاں لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہوگئی تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر خدا تعالٰے نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی اے میرے پیارے بندے! یہ نور تجھ پر اس لئے نازل کیا گیا ہے۔ کہ تو نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو میرے نور کا مظہر اعظم و اتم ہے۔ درود بھیجا۔ اس پاک بندے نے ان الفاظ میں ایک عجیب لذت محسوس کی اس کی روح آستانہ الٰہی پر گداز ہو کر بہ گئی اور اس نے بے اختیار ہو کر کہا ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

مسیح محمدی کا ظہور

خدا تعالٰے نے اُس کی خاکساری کو قبول کرتے ہوئے احیاء دین کا عظیم الشان کام اس کے سپرد کر دیا۔ اس کا نام مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام رکھا اور اس کو آسمان روحانیت پر چاند کی طرح منور کیا۔ وہ اس لحاظ سے چاند تھا۔ کہ اس کی روشنی اپنی نہیں تھی۔ بلکہ وہ روحانیت کے سورج حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے حاصل کی ہوئی تھی۔ اور اس لحاظ سے سورج تھا۔ کہ اُس کے نور سے دنیا جگمگا اٹھی۔ اور ظلمت کدوں کے لسنے والے اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ اسی لئے خدا تعالٰے نے فرمایا:۔ یَا قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ

پھر خدا تعالٰے نے قرآن کریم کے معارف اور حقائق اس پر کھول دئے۔ اور چمکتے ہوئے نشانات سے اس کی تائید کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شجرۂ طیبہ کی آبپاشی کی۔ اور لوگوں کو اس کے نیچے جمع کیا۔ دین حق کے علمبرداروں میں اس کے لذیذ میوے تقسیم کئے۔ جس طرح اس درخت کے نشوونما نور سے ہوئی تھی۔ اسی طرح اس کے پھلوں میں یہ تاثیر تھی کہ وہ جسم کو نورانی بنا دیتے تھے۔ اور روح انسانی میں عشق الٰہی کا تلاطم پیدا کر دیتے تھے۔

آسمان روحانیت کے چاند اور ستارے

اب آسمان روحانیت پر پھر وہی ستارے ہیں۔ اور پھر وہی آفتاب۔ فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ یہ آفتاب پہلے آفتاب کا عکس ہے لیکن اس میں وہی شان جلوہ گر ہے۔ اور وہی حسن نمایاں ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے طلوع ہونے والے آفتاب میں تھا۔ ایمان کا شجرۂ طیبہ آج بھی اسی قسم کے شیریں پھل دیتا ہے۔ جیسے پہلے۔ آج بھی اس کی شاخیں اللہ تعالٰے کی چلائی ہوئی ہواؤں سے جو اپنے ساتھ بشارتیں لاتی ہیں۔ جھومتی ہیں۔ آج بھی اس کے پھولوں سے محبت کی بھینی بھینی خوشبو آتی ہے۔ باغ احمدؑ کی بہار ہمیشہ جوانی پر رہتی ہے۔ اُس کی سرسبزی اور شادابی میں مطلق کوئی فرق نہیں آتا۔ اس کا نظارہ کرنے سے سعید انسان اطمینان پاتے ہیں۔ اور مضطرب دل تسکین۔ لیکن افسوس! کہ معاندینِ اسلام اور دشمنانِ نورِ الٰہی کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ان کی یاس آمیز آہیں ان کے حسد کی آگ کو ہوا دیتی ہیں۔ جس سے اس کے شعلے بلند ہوتے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرما کر حق تبلیغ ادا کر دیا۔ ؎

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

پھر تاریکی سے پیار اور نور سے نفرت کرنیوالوں کو اچھی طرح آگاہ کر دیا۔ کہ اس کا نور کو پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرنا عبث ہے اور شجرۂ طیبہ پر تبر آزمائی کرنا بے فائدہ کیونکہ ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

پس کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے نورِ حق کو اپنے سینے میں جگہ دی۔ اور شمع نبوت پر پروانوں کی طرح گر کر نثار ہو گئے۔ انہوں نے ایسی زندگی کو ٹھکرا دیا جس کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ اور ایسی موت کو قبول کر لیا جس کے بعد کوئی موت نہیں۔ خدا تعالٰے نے اُن کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔ اور انکو ابدی نور اور ابدی جنت کا وارث بنا دیا۔ ان کی تمام مرادیں بر آئیں۔ اور جس مقصد کیلئے ان کو پیدا کیا گیا تھا وہ ... حاصل ہو گیا۔

خاکسار۔ محمد اسلم (بی۔ اے) رکن مجلس انصار "سلطان القلم" قادیان

ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح ثانی کی ممانعت

کچھ عرصہ ہوا۔ میرا ایک مناظرہ آریہ سماج کے ایک پنڈت صاحب سے بمبئی میں ہوا اُن اعتراضات میں سے جو آریہ مناظر نے اسلام کے خلاف کئے ایک کا ذکر کر کے اُس کا وہ جواب پیش کرتا ہوں جو میں نے اس موقعہ پر دیا۔

میں نے کامل الہامی کتاب کی علامات بیان کرتے ہوئے ایک علامت یہ بیان کی تھی۔ کہ اس کی تعلیم فطرت انسانی کے مطابق ہو۔ اور ہر طبقہ کا انسان اُس پر عمل کر سکے۔ اس کے مطابق میں نے بیوگان کے نکاح کے متعلق اسلام اور ویدک دھرم کی تعلیم بیان کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ صرف قرآن مجید ہی کامل الہامی کتاب ہے۔ اس پر آریہ پنڈت صاحب نے اعتراض کیا کہ پُنر ویواہ (دوبارہ نکاح) سے روکنا اگر فطرتِ انسانی کے خلاف ہے تو قرآن مجید نے حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں کو دوبارہ نکاح کرنے سے کیوں روکا۔ معلوم ہوتا ہے یا تو قرآن مجید کامل الہامی کتاب نہیں یا پھر دوبارہ نکاح کرنے سے روکنا انسانی فطرت کے خلاف نہیں۔

اس کا جواب جو میں نے دیا وہ یہ ہے کہ خود قرآن مجید نے جہاں یہ فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپکے بعد نکاح نہ کریں۔ وہاں پر کچھ آیات پہلے اس کی وجہ بھی بیان فرما دی ہے۔ چنانچہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء..... انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ ان اللہ کان لطیفا خبیرا (احزاب ع ۴) کہ اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو...... خدا چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی کمزوریاں اور نقائص دُور کر کے اچھی طرح پاک کر دے تاکہ تم خدا کی ان آیتوں کو جو تمہارے گھروں میں سنائی جاتی ہیں۔ لوگوں تک پہنچاؤ۔ پس آپ کی بیویوں کا ایک یہ کام مقرر کیا گیا کہ وہ تمام ان اسلامی باتوں کو جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر رہنے کی وجہ سے سیکھیں دوسروں تک پہنچائیں۔ اب اگر ان کو دوسری دفعہ کسی اور جگہ شادی کر لینے کی اجازت ہوتی تو اُن کا دوبارہ شادی کر لینا ان کی اِس مقررشدہ ڈیوٹی کے ادا کرنے میں یقیناً روک ہو سکتا تھا۔ نہ صرف اُن کی آزادانہ رائے میں فرق پڑ جانا ممکن تھا۔ بلکہ دوسرے گھروں کے کام کاج میں مشغول ہو جانے سے بالکل قرینِ قیاس تھا۔ کہ اُن کا وقت دین جیسی نعمت کے سکھلانے کے لئے خرچ نہ ہو۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو دوبارہ شادی سے روکنا بے شک ان سے ایک قربانی کا مطالبہ ہے۔ لیکن یہ قربانی ایک اہم اور بڑے کام کے لئے طلب کی گئی۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک قوم کا سردار یہ فطرتی جذبہ رکھتے ہوئے کہ اس کی قوم کا کوئی شخص دشمن کے ہاتھوں سے ہلاک نہ ہو ساری قوم کو زندہ کرنے کیلئے بعض سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور تاریخ میں بے شمار مثالیں اس امر کی تلاش کی جا سکتی ہے۔ کہ چند افراد کی قربانی سے ساری قوم نے شاندار ترقی کی۔ حال میں ہی اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے اپنی قوم کے بعض لوگوں کو قربان کیا اور اس سے نہ صرف اپنی قوم میں بیداری پیدا کی بلکہ بعض ملکوں کو بھی فتح کر لیا ہے۔

اس مسئلہ میں قرآن مجید نے ایک اور نہایت ہی اعلیٰ بات جو مد نظر رکھی ہے وہ یہ ہے کہ اس قربانی کو بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے لئے اختیاری رکھا ہے۔ چنانچہ جس آیت میں انکی مندرجہ بالا [illegible] مقرر کی ہے اس سے پہلی آیت میں فرمایا۔ یا ایھا النبی قل لازواجك ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اگر تم یہ قربانی نہیں کر سکتی ہو بلکہ اس زندگی کے آرام و آسائش کو چاہتی ہو تو تمہیں اختیار ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی اختیار کر لو۔ ہاں وان کنتن تردن اللہ و رسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنٰت منکن اجراً عظیما۔ اگر تم اللہ اور رسول کے ساتھ ہو کر دوسری زندگی کی خاطر قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہو تو بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں رہو اس صورت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے جو دوبارہ شادی نہ کرتے ہوئے ایک قومی قربانی کی۔ یہ انہوں نے اپنی مرضی سے کی اور تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے فرائض کما حقہ ادا کئے۔ ان کی تعلیم کے ذریعہ مسلمان عورتوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں بڑی خوبی کے ساتھ اپنے آپ کو شریعت اسلامیہ کے مطابق بنا لیا عورتوں نے ہی نہیں بلکہ مردوں نے بھی حضرت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں سے علم حاصل کیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضہ کو کوئی علمی مشکل ایسی پیش نہیں آئی۔ کہ اس کا حل حضرت عائشہ رضہ کے پاس سے نہ مل جاتا خلاصہ یہ کہ جو قربانی ازواج مطہرات نے اپنے اختیار سے کی تھی۔ وہ انہوں نے ایک بہت بڑے اور مبارک کام کے لئے کی۔ اور پھر اس کے مطابق کام بھی کر کے دکھا دیا۔

اللھم صل علی محمد و علی اھل بیتہ۔

خاکسار :- محمد یار عارف قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے صریح خلاف امیر غیر مبایعین کا رویہ

(۲)

"الفضل" کی ایک اشاعت میں قرآن کریم کی آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً کی تفسیر میں مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت پیغام لاہور کی تفسیر بیان القرآن کا ایک حوالہ درج کیا جا چکا ہے جس میں مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریرات کی صریح طور پر مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "جو لوگ اس آیت سے یہ مراد لیتے ہیں کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا جب تک پہلے ایک رسول مبعوث نہ کیا جائے۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں اور کہ ایسے معنے کرنے والا مذہب کو علم نہیں بلکہ کھیل سمجھے بیٹھا ہے۔" آج کی بحث میں مولوی صاحب کی تفسیر سے اسی قسم کا ایک اور حوالہ پیش کیا جاتا ہے تا احباب کو معلوم ہو کہ مولوی صاحب کے قلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور خلافت کے انکار نے کیا کچھ لکھوا دیا۔

مولوی صاحب اسی آیت کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق اور آپ کی صداقت کے دلائل پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قوانین کل دنیا کو بتا دیئے ہیں۔ جو عذاب بھی اب آئے گا وہ ان قوانین کے توڑنے کی وجہ سے آئیگا پس نئے رسول کی کوئی ضرورت نہیں اور اگر رسول کی ضرورت ہے تو عین اس مقام پہ ہے جہاں عذاب آئے مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آئے یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے اور اس سے دلیل یہ لی جائے کہ ضروری ہے کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو۔ تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث ہونا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول یا یورپ میں اور یا اٹلی میں آنا چاہیئے تھا۔" (بیان القران صفحہ ۱۱۱۲)

مولوی صاحب کی اس تحریر سے حسب ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں

(۱) مولوی صاحب کے نزدیک جو شخص اس آیت کا یہ مفہوم سمجھتا ہے کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا جب تک پہلے ایک رسول مبعوث نہ کیا جائے وہ انتہائی غلطی خوردہ ہے۔

(۲) اگر اس آیت کا مفہوم یہی لیا جائے تو ضروری ہے کہ جہاں رسول مبعوث ہو اسی جگہ عذاب آئے۔

(۳) اگر کوئی زلزلہ یا جنگ یورپ یا اٹلی یا کسی اور ملک میں آئے تو وہ ہندوستان یا ان ممالک کے علاوہ کسی ملک کے نبی کے لئے ہرگز اس کی صداقت کا نشان نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ضرور کسی نہ کسی جگہ مبعوث ہو چکا ہے۔

(۴) اگر کوئی رسول مبعوث ہؤا بھی ہو تو ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث ہونا خدائی فعل نہیں کہلا سکتا۔

(۵) گویا مولوی صاحب اپنی اس من گھڑت تفسیر سے ظاہر یہ کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں اور اس آیت سے ہرگز آپ کی صداقت یا نبی ہونا ظاہر نہیں ہوتا اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اٹلی کا زلزلہ یا جنگ یورپ یا کسی اور ملک کا کوئی عذاب اس آیت کے ماتحت آپ کی صداقت کا نشان ہے یہ غلط ہے کیونکہ آپ ہندوستان میں مبعوث ہوئے اور عذاب ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں آئے۔

(۶) مولوی صاحب کو یہ علم نہیں کہ ہندوستان میں بھی مختلف قسم کے عذاب آئے ہیں بعض حضرت اقدس کی زندگی میں اور بعض آپ کی وفات کے بعد۔ اور اگر علم ہے تو حق پوشی کے طور پر یہ لکھ دیا ہے کہ عذاب وہاں آنا چاہیئے۔ جہاں رسول مبعوث ہو۔

حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا کہ پہلے حوالہ دیا جا چکا ہے۔ اس آیت کے ماتحت تمام دنیا کے عذابوں کو اپنی صداقت کا نشان ٹھہراتے ہیں۔ اور تمام دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ یہ جو اللہ تعالیٰ انواع و اقسام کے عذاب بھیج رہا ہے ایک طرف طاعون ملک کو کھا رہی اور دوسری طرف زلزلے اور جنگوں کے ذریعے خدائی قہر نازل ہو رہا ہے اس آیت قرآنی کے ماتحت ضروری ہے کہ تم میں کوئی رسول مبعوث ہو چکا ہو۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"پھر دوسری طرف یہ بھی فرمایا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ پس اس سے مسیح موعود کی نسبت پیشگوئی کھلے طور پر قرآن شریف سے ثابت ہوئی ہے کیونکہ جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھے گا اس پر ظاہر ہوگا کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جب کہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جائیں گے اور سخت طاعون پڑے گی اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیج دیں پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ زمانہ کے واقعات

اگر آپ فرزند ارجمند یا چاند سا مکھڑا چاہتے ہیں۔ تو حضرت حاجی حکیم الامت طبیب شاہی مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کا مجرب نسخہ نورِ نظر اپنی بیگم صاحبہ کو استعمال کرائیں نورِ نظر [illegible] نواب خان محمد علی خاں آف مالیر کوٹلہ لکھتے ہیں کہ نورِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خود میرے گھر دیا تھا۔ میرا تجربہ [illegible] اور لوگوں کو بھی دیا۔ مجرب ثابت ہؤا۔ قیمت ایک مکمل کورس کے [illegible] روپیہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ:- فیضِ عام میڈیکل ہال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ثابت ہے کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جب کہ اصل موجب ان عذابوں کا عیسائیت کا فتنہ ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا تو ضرور تھا کہ اس فتنہ کے مناسب حال اس کے فرو کرنے کی غرض سے رسول ظاہر ہو سو اسی رسول کو دوسرے پیرایہ میں مسیح موعود کہتے ہیں پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ قرآن شریف میں مسیح موعود کا ذکر ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ و ۶۵

پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ پر فرماتے ہیں

"یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں . . . . میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات کو سامنے رکھ کر ان کی تردید لکھی ہے۔ اور حضور کی ہر بات کے الٹ لکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ ان کا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کا مفہوم یہ بتا کر کہ "دنیا میں کوئی عذاب نہیں آتا جب تک پہلے کوئی نبی مبعوث نہ کیا جائے" اس آیت کو اپنے سچے معیار صداقت ٹھہراتے ہیں مگر مولوی محمد علی صاحب اس آیت کا یہ مفہوم سمجھنے والے کو (معاذ اللہ) سخت غلطی خوردہ قرار دیتے ہیں۔ پھر حضرت اقدس ان تمام زلازل اور عذابوں کو جو دنیا کے کسی ملک میں ظاہر ہوئے اپنی صداقت کا نشان ٹھہراتے ہیں لیکن مولوی صاحب اس سے بھی انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ عذاب یورپ یا امریکہ میں آئے اور نبی ہندوستان میں مبعوث ہو۔ پھر حضور فرماتے ہیں کہ عذاب کا آنا اس بات کی نشانی ہے کہ ضرور کوئی نبی خدا نے بھیجا ہے۔ لیکن مولوی صاحب اس سے بھی انکار کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ (معاذ اللہ) ہندوستان میں نبی مبعوث ہونا خدائی فعل نہیں ہو سکتا گویا حضرت اقدس از روئے عقائد مولوی صاحب خدا کی طرف سے مبعوث شدہ نہیں باقی رہا مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ عذاب اس جگہ آنا چاہیئے جہاں نبی مبعوث ہو۔ یہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عذر نبوت سے اختلاف کی وجہ سے کیا گیا ہے ورنہ کیا مولوی صاحب اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہندوستان میں بے نظیر عذاب آئے۔ حضرت اقدس نے بارہا اپنی تحریرات میں زیر آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ طاعون کو عذاب الٰہی قرار دے کر اپنی صداقت کا نشان قرار دیا۔ اور وہ زلزلے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کی پیشگوئی کے مطابق آتے رہے ان کو بھی حضور نے عذاب الٰہی قرار دیا ہے۔ اور اگر بفرض محال تسلیم بھی کر لیا جائے کہ مولوی صاحب نے عدم علم کی وجہ سے لکھ دیا تو بھی اللہ تعالےٰ نے مولوی صاحب پر اتمام حجت کی خاطر ان کی تفسیر کی اشاعت کے بعد بھی مختلف قسم کے عذاب ہندوستان میں بھیجے۔ جن میں زلزلہ کوئٹہ اور بہار خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو حضور کی پیشگوئیوں کے ماتحت آئے ہیں۔ کیا اب بھی جب کہ اللہ تعالےٰ نے مولوی صاحب کا یہ اعتراض بھی دور کر دیا کہ عذاب اس جگہ آنا چاہیئے۔ جس ملک میں نبی مبعوث ہو۔ مولوی صاحب حق پرستی سے گریز کرینگے؟ ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس کی نبوت اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی عداوت نے غیر مبایعین کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے۔

احقر۔ محمد صدیق مولوی فاضل جامعہ از امرتسر

خریداران الفضل نوٹ کر لیں

جن دوستوں نے الفضل اپنے نام جاری کرا کے میرے ذریعے جلسہ سالانہ پر ادائیگی چندہ کا وعدہ کیا ہؤا ہے۔ ان کی خدمت میں مودبانہ درخواست ہے۔ کہ وہ جلسہ پر حسب وعدہ الفضل کا چندہ ادا کرنے کا فرض یاد رکھیں اور اپنا موعودہ چندہ ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ تاکہ عدم وصولی کی صورت میں دوبارہ دورہ کر کے وقت اور روپیہ خرچ نہ کرنا پڑے۔ اگر اس موقع پر احباب نے حسب وعدہ موعودہ چندہ ادا کر دیا تو آئندہ بھی ان کی سہولت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ ورنہ ان کے ساتھ معاملہ کرنے میں سخت احتیاط برتی جائیگی۔ جن چند ایک دوستوں کو ان کے مخصوص حالات کے پیش نظر کوئی رعایت ملی ہوئی ہے اگر ان کا چندہ جلسہ پر وصول نہ ہؤا۔ تو رعایت منسوخ کر دی جائے گی۔ اور پورا چندہ وصول کیا جائے گا۔ پس امید ہے کہ احباب میری اس گزارش کو شرف قبولیت عطا فرمائینگے۔ جو دوست خود جلسہ پر نہ آسکیں وہ آنے والوں کے ہاتھ روانہ کر دیں۔

خاکسار۔ محمد ممتاز صحرائی

خوشخبری جو احباب قادیان میں جائداد زمین یا مکان، خرید و فروخت نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ نقشے و اندازے بنوانا۔ نگرانی کا بندوبست وغیرہ وغیرہ کرانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائے گا۔

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجنیئرس محلہ دار البرکات ریلوے روڈ قادیان

زمینداروں کیلئے نادر موقع

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ لالہ ہرکشن لعل دیوالیہ کی زرعی زمین واقعہ اضلاع شیخوپورہ۔ ملتان۔ مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں برائے فروخت موجود ہے۔ آفرز مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ برائے تفصیل اراضیات سپیشل آفیشل ریسیور صوبہ جات پنجاب و دہلی ۱۱ اے ایبٹ روڈ لاہور کو تحریر فرمائیں۔

فیض عام جوہر تریاق یہ وہی مشہور اور معروف کتابی نسخہ ہے۔ جسے عام طور پر امرت یا جوہر شفاء وغیرہ کے نام سے مشتہر کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ واقعی مفید مرکب ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اس کو خاص تصرف سے زیادہ مفید بنا دیا ہے۔ اس کا کھلانا اور لگانا تقریباً ہر ایک مرض کے متعلق اور خصوصاً اس کے پہلے درجہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور اس کے مناسب استعمال سے کسی نقصان کا احتمال ہرگز نہیں ہے۔ اس لئے اس کی شیشی ہر وقت پاس رکھنا ہر ایک درد امراض اسہال ہیضہ وغیرہ بخار اور زنبور بچھو کے ڈسنے پر بھی بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ ماشہ ۶/ ایک تولہ ۱/ علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ **فیض عام میڈیکل ہال قادیان**